ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:6اگست1965

سنت سرن لال ودیگر

بنام

پر سورام ساہو ودیگراں

[کے سباراؤ، رگھو بردیال اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

بہار منی قرض دہندگان ایکٹ (3، سال 1938)، دفعہ 5 اور بہار منی قرض دہندگان (لین دین کا ضابطہ) ایکٹ (ساتواں سال 1939)، دفعہ 4- منی قرض دہندگان کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں زیادہ رقم قرض دینا۔ دعوای وصولیابی- قابل سماعت۔

درخواست گزاروں نے مدعاعلیہان کے خلاف رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا، اور مقدمہ کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک جواب دہندہ کی اپیل پر ہائی کورٹ نے کہا کہ صرف دوسرے اپیل کنندہ نے ہی قرض دیا تھا، قرض دی گئی رقم میں سے 6000 روپے تیسرے مدعا علیہ نے قرض لیا تھا اور بقیہ پانچویں مدعاعلیہ نے لیا تھا، جس کے خلاف حکم نامہ نہیں مانگا گیا تھا، کہ دوسرا اپیل کنندہ بہار ساہوکار ایکٹ کی دفعہ 5(4)1938 کے تحت ساہوکار کے طور پر رجسٹرڈ تھا اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 5، اور چونکہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں لکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ 4999 روپے تک قرض دینے کا کاروبار کر سکتے ہیں، لہذا وہ صرف اسی رقم کے لئے ایک ڈگری حاصل کر سکتے ہیں.

اس عدالت میں دائر اپنی اپیل میں درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی ہے کہ ایک رجسٹرڈ ساہوکار رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج طے شدہ رقم سے زیادہ رقم سے زیادہ قرضوں کی وصولی نہیں کر سکتا ہے۔

حکم ہوا کہ:-ایک ساہوکار جو اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے وہ اپنے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے نفاذ کی مدت کے دوران اپنے ذریعہ پیش کردہ قرض کی وصولی کے لئے

مقدمہ دائر کر سکتا ہے، چاہے قرض پیش کرتے وقت اس نے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج رقم کی حد سے تجاوز کیا ہو۔ کیونکہ، بہار منی قرض دہندگان (لین دین کا ضابطہ) ایکٹ، 1939 کی دفعہ 4 کے تحت، یہ 1938 کے ایکٹ کے تحت ساہوکار کا اصل رجسٹریشن ہے، جو اسے قرض کے لئے مقدمہ کرنے کا حق دیتا ہے نہ کہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے مندرجات۔[344 D-E]

محض اس بنیاد پر کہ کسی قاعدے کی تعمیر یا اس کے اثرات پر غور کرنے سے ایکٹ کے مقصد یا حدف کو نقصان پہنچے گا، ساہوکار کے اس کے واجب الادا قرض کی وصولی کے لئے مقدمہ کرنے کے حقوق کو چھیننے کے لئے ایک اچھی بنیاد نہیں ہے، جب کہ اس ایکٹ میں خود قرض کی کوئی حد نہیں ہے جو قرض دہندہ قرض دے سکتا ہے۔[340 E]

یہ کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ اگر رجسٹرڈ ساہوکار کو سرٹیفکیٹ میں درج زیادہ سے زیادہ رقم سے زیادہ قرض دینے کا اہل قرار دیا جائے تو ایکٹ کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ قانون کی مختلف دفعات سے پتہ چلتا ہے کہ مقننہ قرض دہندگان کی بھلائی کے لئے کس طرح کے ریلیف فراہم کرنے کے لئے ضروری سمجھتی ہے اور سب رجسٹرار میں کسی صوابدید کی عدم موجودگی کہ قرض دہندہ سرٹیفکیٹ چاہتا ہے اس کے لئے رجسٹریشن سے انکار کر دے، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قرض دینے کی حد یا تو قرض دینے کے لین دین کو منظم کرنے یا قرض دہندہ کو راحت دینے میں ایک عنصر کے طور پر شامل نہیں ہے۔[341 G; 342 A-C]

ریاستی حکومت اپنے قاعدے بنانے کے اختیار کے تحت زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کرنے کے لئے ایک قاعدہ بنانے کی اہل نہیں ہے، اور بنائے گئے قواعد، در حقیقت، یہ فراہم نہیں کرتے ہیں کہ ساہوکار اس طرح مناسب طریقے سے رجسٹرڈ ہے۔ ایکٹ کے تحت اگر وہ سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ حد سے زیادہ قرض دیتا ہے تو وہ اس طرح رجسٹرڈ ساہوکار نہیں رہے گا۔ رجسٹریشن فیس کے مقاصد کے لئے قرض دینے والوں کی رقم کی مقدار کے مطابق قرض دہندگان کی درجہ بندی، قرضوں کی زیادہ سے زیادہ رقم پر کوئی حد لگانے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا ہے۔[343 F, G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 248، سال 1964.

پٹنہ ہائی کورٹ کے 31 مارچ 1960 کے فیصلے اور حکم کے خلاف پہلی اپیل نمبری 65، سال 1954 میں کی گئی۔

این سی چڑجی اور اے کے ناگ، اپیل کنندگان کی طرف سے۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے آر سی پرساد۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھو بر دیال نے سنایا۔

رگھو بر دیال، جسٹس۔ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے تحت اس اپیل میں واحد نکتہ یہ ہے کہ کیا بہار منی قرض دہندگان ایکٹ، 1938 (بہار ایکٹ 3، سال 1938) کے تحت رجسٹرڈ ایک ساہوکار اپنے قرض دہندہ کے خلاف اس رقم سے زیادہ قرض کے لئے مقدمہ دائر کر سکتا ہے جس تک وہ اپنے جاری کردہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے تحت کاروبار کر سکتا ہے۔

اس کیس کے حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ مدعی نمبر 1 اور 2 سنت سرن لال اور بھانو پرکاش لال نے مدعا علیہ نمبر 1 تا 15، 3704 روپے کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے 1947 میں بنواری لال کشن لال کے نام اور طرز کے تحت شراکت کا کاروبار قائم کیا تھا۔ اس رقم میں سے 3500 روپے 17 جنوری 1950 سے پہلے دیے گئے تھے اور بقیہ 11870 روپے 21 جنوری 1950 سے 14 مئی 1951 کے درمیان دیے گئے تھے۔ اس مقدمہ کو کئی بنیادوں پر لڑا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے پایا کہ مختلف رقم فرم کے مقاصد کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اس نے پایا کہ مدعی نمبر 2 بھانو پرکاش لال ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ساہوکار تھا اور 17 جنوری 1950 کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں کہا گیا تھا کہ وہ اس دن زیادہ سے زیادہ 4،999 روپے تک قرض دینے کے کاروبار کے لئے ساہوکار کے طور پر رجسٹرڈ تھا۔ اس میں مزید کہا گیا کہ قرض دینے کے کاروبار کے لئے اس حد کو مقرر کرنے سے مدعی نمبر 2 کو 4،999 روپے سے زیادہ کی رقم کے لئے مقدمہ دائر کرنے سے نہیں روکا جا سکتا ہے

اگر اس نے واقعی اس رقم کو آگے بڑھایا ہے۔ٹرائل کورٹ نے 11,870 روپے کے ساتھ ساتھ 6 فیصد سالانہ شرح سود کی ڈگری اجرا کی۔

مدعا علیہ نمبر 1 نے اکیلے اس ڈگری کے خلاف اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے اس فیصلے سے اتفاق نہیں کیا کہ قرض بنواری لال کشن لال فرم کے لیے لیا گیا تھا اور کہا کہ یہ قرض مدعی نمبر 2 سے مدعا علیہ نمبر 3 اور 5 نے لیا تھا اور مزید کہا کہ 11870 روپے کی رقم میں سے صرف 6000 روپے مدعا علیہ نمبر 3 نے قرض پر لیے تھے اور بقیہ رقم مدعا علیہ نمبر 5 نے قرض پر لی تھی۔ مدعی نے کوئی ڈگری نامہ طلب نہیں کیا تھا۔ عدالت نے مزید کہا کہ ایکٹ کی مختلف دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے پیش نظر مدعی کو 4999 روپے سے زیادہ کی رقم کا ڈگری نہیں مل سکتا۔ ہائی کورٹ نے مدعا علیہ نمبر 1 کی اپیل منظور کرتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 1، 2 اور 4 کے خلاف ٹرائل کورٹ کے ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا اور مدعی نمبر 2 کے حق میں صرف مدعا علیہ نمبر 3 کے خلاف 4999 روپے کا حکم جاری کیا۔ اس نے مقدمہ کے قیام کی تاریخ سے لے کر وصولی تک 6 فیصد سالانہ پر سادہ سود کا بھی حکم دیا۔ یہ ہائی کورٹ کے اس ڈگری کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل ہائی کورٹ سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزاروں کے لئے مسٹر چٹرجی کی طرف سے صرف ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ ایک رجسٹرڈ ساہوکار رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج طے شدہ رقم سے زیادہ رقم کے ذریعہ دیئے گئے مقدمہ کے قرضوں کی وصولی نہیں کر سکتا ہے۔

اس دلیل کی تعریف کرنے کے لئے، فیصلہ کے تحت سوال کو متاثر کرنے والے بہار ایکٹ کی مختلف دفعات کا حوالہ دینا مددگار ثابت ہوگا۔

یہ قانون، سال 1938، قرض دینے کے لین دین کو منظم کرنے اور صوبہ بہار میں قرض دہندگان کو راحت دینے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ دفعہ 2 کی شق (f) کے مطابق 'قرض' کا مطلب یہ ہے کہ دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ قرض دہندہ کی جانب سے دیے گئے سود پر پیشگی رقم یا سود کی صورت میں۔ شق (g) کے مطابق 'ساہوکار' سے مراد وہ

شخص ہے جو قرض دیتا ہے۔ شق (j) کے مطابق 'رجسٹرڈ ساہوکار' کا مطلب ہے، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ، وہ شخص جسے دفعہ 5 کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دیا گیا ہو۔ دفعہ 3 ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی ساہوکار یا ساہوکاروں کے طبقے یا قرضوں کے کسی طبقے کو اس قانون کی دفعات سے مستثنیٰ قرار دے۔ دفعہ 4 میں کہا گیا ہے کہ ہر سب رجسٹرار ساہوکاروں کا ایک رجسٹر اس شکل میں رکھے گا اور اس میں ایسی تفصیلات ہوں گی جو متعین کی جائیں، اور اس طرح کے رجسٹر کو انڈین ایویڈنس ایکٹ کے معنی میں ایک عوامی دستاویز سمجھا جائے گا۔ دفعہ 5 ساہوکاروں کے رجسٹریشن سے متعلق ہے۔ اور رجسٹریشن فیس. قرض دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہونے کے لئے ایک درخواست ایک شخص کے ذریعہ دی جانی چاہئے اور اس میں ذیلی دفعہ (1) میں بیان کردہ تفصیلات شامل ہیں۔ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (e) میں 'ایسی دیگر تفصیلات کا ذکر ہے جو متعین کی جاسکتی ہیں'۔ درخواست کے ساتھ مقررہ رجسٹریشن فیس بھی ہوگی اور ایسی درخواست جس میں ذیلی دفعہ (1) میں بیان کردہ تفصیلات شامل نہ ہوں، اسے سرسری طور پر مسترد کر دیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت قواعد کے ذریعہ ساہوکاروں کے مختلف طبقوں اور مختلف علاقوں کے لئے رجسٹریشن فیس مقرر کر سکتی ہے جو درخواست دہندہ کو رجسٹریشن کے لئے 25 روپے سے زیادہ ادا نہیں کرنا ہوگی۔ ذیلی دفعہ (4) کے تحت سب رجسٹرار جس کے پاس درخواست پیش کی جاتی ہے، درخواست دہندہ کو مقررہ فارم میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دینا لازمی قرار دیتا ہے۔ سب رجسٹرار صرف اس صورت میں سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کرے گا جہاں درخواست گزار کو پہلے دیا گیا سرٹیفکیٹ دفعہ 19 کے تحت منسوخ کر دیا گیا ہو اور منسوخی کا حکم نافذ ہو۔ دفعہ 5 کے تحت دیا گیا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ اس تاریخ سے پانچ سال تک نافذ رہتا ہے جب تک کہ دفعہ 19 کے تحت پہلے منسوخ نہ کیا جائے۔

دفعہ 7 رجسٹرڈ ساہوکاروں کے اکاؤنٹس کو برقرار رکھنے اور رسیدیں دینے کے فرائض کو بیان کرتا ہے۔ دفعہ 19 مخصوص حالات میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی منسوخی کا اہتمام کرتا ہے۔ دفعہ 20 میں دفعہ 7 کی دفعات کی خلاف ورزی پر جرمانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دفعہ 27 ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (4) میں درج

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے فارم اور دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی گئی درخواست میں شامل تفصیلات کا تعین کرتے ہوئے قواعد بنائے۔

بہار منی لینڈررز قوائد، 1938، جسے بعد میں قواعد کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے، قاعدہ 1 کی شق (c) میں 'قرض کی زیادہ سے زیادہ رقم' کی وضاحت کرتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ سب سے زیادہ قرض کی رقم جو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی مدت کے دوران کسی بھی دن واجب الادا ہو سکتی ہے۔ قاعدہ 2 اس فارم کا تعین کرتا ہے جس میں ساہوکاروں کا رجسٹر رکھا جانا ہے۔ قاعدہ 3 رجسٹریشن کے لئے درخواست میں ذکر کی جانے والی مزید تفصیلات کا تعین کرتا ہے اور ان تفصیلات میں سے ایک قرض کی رقم ہے جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب ہے۔ قاعدہ 4 میں قابل ادائیگی رجسٹریشن فیس کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ قرضوں کی زیادہ سے زیادہ رقم کے مطابق ہے جس کے سلسلے میں سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست دی جاتی ہے۔ قاعدہ 6 میں کہا گیا ہے کہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ فارم 2 میں ہوگا۔ اس اپیل کے مقاصد کے لئے فارم 2 کا متعلقہ حصہ یہ ہے:

"مظہر اس کی تصدیق کرتا ہوں...... دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ساہوکار کے طور پر رجسٹرڈ...... زیادہ سے زیادہ روپے تک قرض دینے کا کاروبار کرنا...... اس دن کے دن۔""

1939 میں، بہار منی قرض دہندگان (لین دین کا ضابطہ) ایکٹ، 1939 (بہار ایکٹ VII ، سال 1939)، جسے بعد میں 1939 ایکٹ کہا جاتا ہے، کو صوبہ بہار میں قرض دینے کے لین دین کو منظم کرنے اور 1938 کے ایکٹ کی کچھ دفعات کے جواز کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔

1939 ایکٹ کی دفعہ 4 درج ذیل ہے:

"قرض کی وصولی کے لیے مقدمہ صرف رجسٹرڈ ساہوکاروں کے ذریعے قابل سماعت ہے: کوئی بھی عدالت اس قانون کے آغاز کے بعد کسی ساہوکار کی جانب سے اس کے ذریعے دیے گئے قرض کی وصولی کے لیے دائر کی گئی درخواست پر اس وقت تک غور نہیں کرے گی، جب تک کہ ایسا ساہوکار بہار منی قرض دہندگان ایکٹ، 1938 کے تحت رجسٹرڈ نہ ہو، جب تک کہ اس طرح کا قرض پیش نہ کیا گیا ہو۔

بشرطیکہ اس طرح کا مقدمہ قابل قبول ہوگا اگر اس قانون کے نفاذ کی تاریخ کے چھ ماہ بعد چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ساہوکار کی جانب سے قرض دہندہ کی جانب سے پیش کیا گیا ہو اور اگر اسے بہار منی قرض دہندگان ایکٹ، 1938 کی دفعہ 5 کے تحت رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہو۔ مذکورہ چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے کسی بھی وقت۔

دو مدعیوں میں سے مدعی نمبر 2 بھانو پرکاش لال نے 17 جنوری 1950 کو دفعہ 5(4) اور قاعدہ 5 کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا۔ سرٹیفکیٹ میں کہا گیا تھا کہ وہ اس دن 1938 ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ساہوکار کے طور پر رجسٹرڈ ہوا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ 4،999 روپے تک قرض دینے کا کاروبار کیا جا سکے۔ ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کی اس دلیل کو قبول کر لیا کہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی شرائط اور قواعد کے قاعدہ 3(3) کے پیش نظر بھانو پرکاش کو قانون کے تحت قرض دینے والے کے طور پر رجسٹرڈ سمجھا جانا چاہئے تاکہ وہ ایسے قرضوں کو آگے بڑھا سکے جن کی رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی مدت کے دوران کسی بھی دن واجب الادا رقم 4،999 روپے سے زیادہ نہ ہو۔ اگر کسی قرض کی رقم اس دن واجب الادا قرضوں کی کل رقم سے زیادہ ہو جاتی ہے، تو ساہوکار کو 4،999 روپے سے زیادہ قرض کی رقم کے لئے رجسٹرڈ ساہوکار نہیں سمجھا جائے گا اور لہذا، 1939 کے ایکٹ کی دفعہ 4 کے پیش نظر، اتنی زیادہ رقم کے لئے مقدمہ نہیں کر سکتا ہے. اس کے مطابق ہائی کورٹ نے مدعی نمبر 2 کو صرف 4999 روپے میں حکم جاری کیا اور 6000 روپے، اصل میں قرض کی رقم اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج قرض کی حد کے درمیان فرق کے لئے اس کے مقدمے کا حکم نہیں دیا۔ ہائی کورٹ کا یہی خیال تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ساہوکار کو اضافی رقم کے لئے مقدمہ کرنے کی اجازت دینے سے ایکٹ کے مقصد اور حدف کو نقصان پہنچے گا۔ ہائی کورٹ کے اس نقطہ نظر کی صداقت پر اپیل کنندہ کے لئے اس بنیاد پر سوال اٹھایا جاتا ہے کہ 1938 کے ایکٹ یا یہاں تک کہ 1939 کے ایکٹ میں بھی ایسی کوئی شق نہیں ہے جس میں یہ اہتمام کیا گیا ہو کہ ایک ساہوکار جو ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت رجسٹرڈ ہے وہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج حد تک قرض دے سکتا ہے۔ در حقیقت اس بات پر

زور دیا جاتا ہے کہ اس قانون میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ رجسٹرڈ ساہوکار کے ذریعے دیے گئے قرض کی حد حکومت طے کر سکتی ہے۔ جب یہ قانون ایسا نہیں کرتا ہے تو حکومت اصول کے طور پر ایسی حد مقرر نہیں کر سکتی۔ قاعدہ 3 میں قرض دہندہ کو اپنی درخواست میں قرض کی زیادہ سے زیادہ رقم کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے، یعنی، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی میعاد کی مدت کے دوران کسی بھی دن واجب الادا قرضوں کی کل رقم اور قاعدہ 3(3) رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست دینے کا اہتمام کرتا ہے جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب ہے، لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قوانین اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بنائے گئے تھے بلکہ یہ قوانین مالی مقاصد کے لیے بنائے گئے تھے۔ قاعدہ 4 کے تحت قابل ادائیگی رجسٹریشن فیس کو زیادہ سے زیادہ قرضوں کی رقم کے مطابق درجہ بندی کی جاتی ہے جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب تھا۔ ہم اپیل کنندہ کے لئے دلیل پر غور کرتے ہیں۔

محض اس بنیاد پر کہ کسی قاعدے کی تعمیر یا اس کے اثرات پر غور کرنے سے ایکٹ کے مقصد یا حدف کو نقصان پہنچے گا، ساہوکار کے اس کے واجب الادا قرض کی وصولی کے لئے مقدمہ کرنے کے حق کو چھیننے کے لئے ایک اچھی بنیاد نہیں ہے جبکہ ایکٹ میں خود قرض کی کوئی حد نہیں ہے جس میں قرض دینے والا ایک وقت میں قرض دے سکتا ہے یا قرض دے کر اس سے تجاوز نہیں کر سکتا ہے۔ مزید قرض اگر مخصوص وقت پر واجب الادا رقم طے شدہ حد سے تجاوز کر گئی ہو۔ مزید برآں، ایکٹ کا دیباچہ اس نتیجے کا جواز پیش نہیں کرے گا کہ اگر اپیل کنندہ کی دلیل کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو ایکٹ کا مقصد ناکام ہو جائے گا۔ دیباچہ یہ ہے:

"جبکہ قرض دینے کے لین دین کو ریگولیٹ کرنا اور صوبہ بہار میں قرض دہندگان کو راحت دینا مناسب ہے۔"

قرض دہندگان کو ریلیف دینے کے لئے قرض دینے کے لین دین کو ریگولیٹ کیا جانا چاہئے۔ قرضداروں کو کیا ریلیف دیا جانا تھا، یہ اس ایکٹ کے مندرجات سے ہی واضح ہے۔ قرض دہندہ کو قرض کی رقم کے حوالے سے کسی بھی شق کے ذریعہ ریلیف نہیں دیا جاتا ہے۔ اسے وہ رقم ادھار لینی ہے جس کی اسے اصل میں ضرورت ہے۔ اسے قرض کی

شرط کو قانونی طور پر کم کر کے نہیں دیا جاتا ہے بلکہ ایسی دفعات نافذ کر کے راحت دی جاتی ہے جو اسے رقم کی پیشقدمی کے وقت کسی بھی غلط کام سے زیادہ سود وصول کرنے سے بچاتی ہیں، اس کے ذریعہ کی گئی ادائیگیوں کا حساب نہ دینے اور اس کے مفادات کے خلاف دیگر معاملات سے۔ ایکٹ کی کئی دفعات قرض دہندہ کی راحت کے لئے اقدامات کی نشاندہی کرتی ہیں جن کو مقننہ نے نافذ کرنا مناسب سمجھا۔ دفعہ 7 رجسٹرڈ ساہوکاروں کے اکاؤنٹس کو برقرار رکھنے اور رسیدیں دینے کے فرائض کو بیان کرتا ہے۔ اس دفعہ میں بیان کردہ فرائض میں سے کوئی بھی اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے کہ رجسٹرڈ ساہوکار اس کے لئے مقرر کردہ کسی بھی رقم سے زیادہ قرض نہیں دیتا ہے کیونکہ وہ کسی بھی وقت قرض کی زیادہ سے زیادہ کل رقم پیش کر سکتا ہے۔ فرائض میں اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ اکاؤنٹ کا کوئی ایسا رجسٹر برقرار رکھے جو کسی بھی وقت اسے اس بات کی نشاندہی کرے کہ قرضوں کی کل واجب الادا رقم کیا ہے۔ یقینی طور پر اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے اکاؤنٹس کی جانچ پڑتال کرے، کسی بھی وقت واجب الادا قرضوں کی کل رقم کا پتہ لگائے اور پھر قرض لینے والے کو پیشگی یا پیشگی نہ کرے۔

باب چہارم جرمانے اور طریقہ کار سے متعلق ہے اور ذیلی دفعہ 19 سے 21 پر مشتمل ہے۔ دفعہ 19 میں کلکٹر کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی عدالت کی رپورٹ پر رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو منسوخ کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جب عدالت کی رائے ہے کہ رجسٹرڈ ساہوکار دھوکہ دہی کا قصوروار ہے یا ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے یا بصورت دیگر وہ قرض دینے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ دفعہ 20 میں دفعہ 7 کی دفعات کی خلاف ورزی پر جرمانے کا اہتمام کیا گیا ہے، اور دفعہ 21 میں قرض دہندہ یا اس کے ایجنٹ کو قرض کی ادائیگی کے وقت قرض دہندہ سے قرض لینے یا اس طرح کے قرض کی اصل رقم میں سے کسی سلامی، بٹہ، گدیانہ یا اسی نوعیت کے دیگر قرضوں کو کسی بھی نام سے پکارنے یا معلوم کرنے پر جرمانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

دفعہ 23 ریاست بہار سے باہر کسی بھی مقام پر قرض پر واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے کسی بھی معاہدے کو کالعدم قرار دیتی ہے، اور دفعہ 24 میں عدالت میں قرض پر واجب

الادا رقم جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اگر ساہوکار اسے وصول کرنے سے انکار کرتا ہے یا اس کی رسید جاری کرنے سے انکار کرتا ہے۔

ایکٹ کی یہ مختلف دفعات اس بات کی واضح نشاندہی کرتی ہیں کہ مقننہ نے قرض دہندگان کی بھلائی کے لئے کس قسم کے ریلیف کو ضروری سمجھا اور جس کے حصول کے لئے قرض دینے والے لین دین کو ریگولیٹ کیا جاتا تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (4) میں کہا گیا ہے کہ قرض دہندہ کے طور پر رجسٹریشن کے لئے درخواست موصول ہونے پر سب رجسٹرار کو درخواست دہندہ کو مقررہ فارم میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دینا ہوگا سوائے اس صورت میں جب درخواست دہندہ کو پہلے دیا گیا سرٹیفکیٹ دفعہ 19 کے تحت منسوخ کر دیا گیا ہو اور منسوخی کا حکم اس وقت نافذ العمل ہو جب وہ دوبارہ رجسٹریشن کے لئے درخواست دے۔ سب رجسٹرار میں کسی صوابدید کی عدم موجودگی جس کے پاس لوگوں کو ساہوکار کے طور پر رجسٹر کرنے کا اختیار ہے، درخواست دہندہ کی جانب سے قرضوں کی رقم کے بارے میں کسی خیالی اعداد وشمار کا ذکر کرنے کے پیش نظر جس کے لئے وہ سرٹیفکیٹ چاہتا ہے، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قرضوں کی حد کو قرض دینے کے لین دین کو منظم کرنے یا قرض دہندہ کو ریلیف دینے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

لہٰذا ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ سوچنے میں غلطی کی تھی کہ اگر رجسٹرڈ ساہوکار کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج طے شدہ رقم سے زیادہ رقم قرض دینے کا اہل قرار دیا جائے تو ایکٹ کا مقصد ختم ہو جائے گا۔

ہم نے اس حقیقت کا حوالہ دیا ہے کہ ایکٹ میں کہیں بھی کسی خاص وقت پر واجب الادا قرضوں کے لئے اوپری حد مقرر کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ حکومت کا قانون سازی کا اختیار اس طرح کی حد مقرر کرنے تک نہیں ہے۔ دفعہ 27 ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کا فارم اور ساہوکار کے طور پر رجسٹرڈ ہونے کے مقصد سے کی گئی درخواست میں شامل تفصیلات کا تعین کرے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاستی حکومت کو دیئے گئے قانون سازی کے اختیارات کا اظہار عام شکل میں نہیں کیا جاتا ہے، یعنی اس طرح سے نہیں ہے کہ ریاستی حکومت ایکٹ کے مقاصد کے لئے قواعد

بنا سکتی ہے۔ قانون سازی کا اختیار صرف دفعہ 27 کی شق (a) تا (e) تک محدود ہے اور یہ شقیں ریاستی حکومت کو یہ اختیار نہیں دیتی ہیں کہ وہ اس حد کا تعین کرے جس تک کسی ساہوکار کے ذریعہ دیئے گئے قرض کو کسی خاص وقت پر واجب الادا رہنا ہے۔

مدعاعلیہان کی طرف سے دلیل دی گئی ہے کہ دفعہ 5(1)(e) میں کہا گیا ہے کہ قرض دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہونے کے لئے ہر درخواست میں ایسی دیگر تفصیلات بیان کرنا ہوتی ہیں جو مقرر کی جاسکتی ہیں اور لہذا درخواست میں قرض کی رقم کا ذکر کرنا ہوگا جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب ہے۔ درخواست کے مقصد کے لئے کچھ تفصیلات مقرر کرنے کے اختیار کو زیادہ سے زیادہ قرضوں کا تعین کرنے کا اختیار نہیں سمجھا جاسکتا ہے جو کسی ساہوکار کے پاس کسی بھی دن واجب الادا ہو سکتے ہیں۔ قاعدہ 3(3) کے تحت درخواست میں قرض کی رقم کا ذکر کرنا ضروری ہے جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب ہے۔ واضح طور پر، اس اظہار میں درخواست دہندہ کو یہ مشورہ دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے کہ اسے قرض کی زیادہ سے زیادہ رقم کا ذکر کرنا ہوگا جو کسی خاص دن پر واجب الادا ہونا ہے. قواعد میں یہ بھی نہیں کہا گیا ہے کہ سرٹیفکیٹ میں درج زیادہ سے زیادہ رقم تک قرض دینے کے لئے کسی ساہوکار کا اندراج صرف اس رقم تک کے قرضوں کے لئے رجسٹرڈ ساہوکار بن جائے گا۔ یہ حقیقت کہ قواعد کے مطابق قرضوں کی رقم کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے سرٹیفکیٹ مطلوب ہے اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے فارم میں قرض دینے والے کاروبار کی حد کا ذکر کیا گیا ہے جس تک قرض دہندہ کاروبار کر سکتا ہے، ضروری نہیں کہ اس شق کے مطابق ساہوکار کو اس حد سے زیادہ واجب الادا قرض کی رقم کے مقاصد کے لئے غیر رجسٹرڈ ساہوکار سمجھا جائے۔ اگر قرض دہندہ طے شدہ حد سے زیادہ رقم جمع کرتا ہے تو وہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے اصول کی خلاف ورزی کر سکتا ہے اور اگر ایکٹ اس طرح کی خلاف ورزی کے لئے کوئی جرمانہ فراہم کرتا ہے تو وہ اس جرمانے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ درحقیقت ذیلی دفعہ 19 تا 21 کسی بھی اصول کی خلاف ورزی پر جرمانے کا اہتمام نہیں کرتی ہے۔

مدعاعلیہان پر زور دیا جاتا ہے کہ ریاستی حکومت دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) کے پیش نظر رجسٹرڈ ساہوکار کے ذریعہ جمع کرائے جانے والے زیادہ سے زیادہ قرضوں کا تعین کرنے

کی مجاز ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت قواعد کے ذریعہ ساہو کاروں کے مختلف طبقوں کے لئے اور مختلف علاقوں کے لئے رجسٹریشن فیس کا تعین کر سکتی ہے جو رجسٹریشن کے لئے درخواست دہندہ کے ذریعہ ادا کی جائے گی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ریاستی حکومت قرض دہندگان کے مختلف طبقات تشکیل دے سکتی ہے جس کے مطابق وہ قرضوں میں پیشگی رقم جمع کرنا چاہتے ہیں۔

یہ دفعہ ریاستی حکومت کو کسی بھی طبقے کے ساہو کاروں کے ذریعہ دیئے جانے والے زیادہ سے زیادہ قرض کو محدود کرنے کا اختیار نہیں دیتی ہے۔ تاہم، جیسا کہ اس نے حقیقت میں کیا تھا، ساہو کاروں کے مختلف طبقوں کے لئے مختلف رجسٹریشن فیس مقرر کر سکتا تھا، جس رقم تک وہ قرض دینا چاہتے تھے. رجسٹریشن فیس کے مقاصد کے لئے ساہو کاروں کی درجہ بندی ایک مخصوص دن میں واجب الادا قرضوں کی زیادہ سے زیادہ رقم پر کوئی حد مقرر کرنے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتی ہے، اس جرمانے پر کہ وہ اتنی زیادہ سے زیادہ رقم کے لئے مقدمہ کرنے کے حق سے محروم ہیں۔

لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ ریاستی حکومت کسی بھی دن زیادہ سے زیادہ واجب الادا قرضوں کا تعین کرنے کے لئے کوئی قاعدہ بنانے کی اہل نہیں ہے اور بنائے گئے قواعد میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت مناسب طریقے سے رجسٹرڈ ساہو کار اس طرح رجسٹرڈ ساہو کار نہیں رہے گا اگر وہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ حد سے زیادہ قرض دیتا ہے۔

مدعاعلیہ سے درخواست کی گئی ہے کہ 1939 کے ایکٹ کی دفعہ 4 میں 'جب تک اس طرح کے ساہو کار بہار منی قرض دہندگان ایکٹ، 1938 کے تحت رجسٹرڈ نہ ہوں' کا مطلب ہے 'جب تک کہ ایسے ساہو کار بہار منی قرض دہندگان ایکٹ، 1938 کے تحت مناسب طریقے سے رجسٹرڈ نہ ہوں'۔ اس نظریے میں کچھ بھی غلط نہیں ہے، لیکن بھانو پرکاش لال کو ساہو کار کے طور پر رجسٹر کرنے میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہے۔ اس کی درخواست ایکٹ اور قواعد کے تقاضوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ اسے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ عام کورس میں جاری کیا گیا تھا۔ ایسا کچھ بھی نہیں دکھایا گیا ہے کہ ساہو کار کے طور پر ان کی رجسٹریشن کو مناسب رجسٹریشن کیوں نہیں سمجھا جاتا ہے یا یہ کیوں کہا جاتا

ہے کہ وہ ایکٹ کے تحت مناسب طریقے سے رجسٹرڈ نہیں تھے۔ محض اس حقیقت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے لائسنس کی کسی بھی شرط یا کسی قاعدے یا یہاں تک کہ ایکٹ کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت ساہوکار کے طور پر ان کا اندراج نامناسب رجسٹریشن تھا۔

آخر میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کے نقطہ نظر میں یہ الفاظ شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ 'اور جو قرض دیا گیا ہے وہ 1939 کے ایکٹ کی دفعہ 4 میں زیادہ سے زیادہ رقم سے مکمل یا جزوی طور پر زیادہ سے زیادہ رقم سے زیادہ نہیں ہے'۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ 4 میں اس طرح کا اضافہ کیا جائے اور اس شق کو افعال میں زیادہ محدود بنایا جائے۔

لہذا ہم ہائی کورٹ کے اس نقطہ نظر سے متفق نہیں ہیں اور کہ ایک ساہوکار جو اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے وہ اس مدت کے دوران اپنے ذریعہ پیش کردہ قرض کی وصولی کے لئے مقدمہ کر سکتا ہے جب اس کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نافذ ہے، بھلے ہی قرض کو آگے بڑھاتے وقت اس نے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج رقم کی حد سے تجاوز کیا ہو۔ قرض دینے کے کاروبار کا لین دین. ایکٹ کی دفعات کے تحت یہ ساہوکار کی اصل رجسٹریشن ہے جو اسے قرض کے لئے مقدمہ کرنے کا حق دیتی ہے نہ کہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے مندرجات۔

لہذا ہم اپیل اور حکم کی اجازت دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل عدالت کے ڈگری میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ مدعی نمبر 2 اکیلے مدعا علیہ نمبر 3 کے مقابلے میں 6،000 روپے کے ڈگری کا حقدار ہے اور مدعی نمبر 2 مقدمہ کے قیام کی تاریخ سے رقم کی وصولی تک 6 فیصد سالانہ کی شرح سے سادہ سود کا حقدار ہوگا۔ ہم مزید حکم دیتے ہیں کہ مدعی نمبر 2 کو ٹرائل کورٹ کے مدعا علیہ نمبر 3 سے اس کے متناسب اخراجات اور ہائی کورٹ اور اس عدالت کے مکمل اخراجات ملیں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and
integrity of this document